از عدالت اعظمیٰ

ریاست بمبئی

بنام

بندھن رام بھنڈانی ودیگراں۔

فیصلے کی تاریخ: 23, ستمبر 1960

(جعفر امام، اے کے سارکر اور کے سی داس گپتا جسٹسز)

کمپنی جنرل میٹنگ جسے جان بوجھ کر نہیں بلایا گیا- کیا یہ دفاعی- انڈین کمپنیز ایکٹ، 1913 (1913 کا VII) ہوسکتا ہے۔ جیسا کہ کمپنیز ایکٹ، 1936 (1936 کا 22) کے ذریعے ترمیم کی گئی ہے۔ دفعہ 32, 5(5)13 , قاعدہ اور 133(3)۔

جواب دہندگان، ایک کمپنی کے ڈائریکٹرز، پر دفعات 32 (5) اور 133(3 کمپنیز کے تحت بابت خلاف ورزی دفعہ 32 اور اس ایکٹ کے 131 کے تحت جان بوجھ کر سال 1953 کے لیے شیئر کیپٹل کا خلاصہ دائر کرنے میں ناکامی کا اختیار دیا گیا اور 31 مارچ 1953 تک بیلنس شیٹ اور منافع ونقصان کے کھاتے کو عام طور پر پورا کرنے میں کمپنی کے سامنے پیش کرنے میں ناکامی کے لیے جان بوجھ کر اور جان بوجھ کر فریق ہونے کے لیے۔ جواب دہندگان نے دعوی کیا کہ سیکشن کی ضروریات کو پورا کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں تھا کیونکہ متعلقہ سال میں کوئی جنرل میٹنگ نہیں ہوئی تھی۔

حکم ہوا: کسی جرم کا مرتکب شخص الزام کے جواب کے طور پر اپنی کوتاہی پر بھروسہ نہیں کر سکتا اور اس لیے، اگر جواب دہندگان جنرل میٹنگ نہ بلانے کے ذمہ دار تھے، تو انہیں اپنے خلاف لگائے گئے الزامات کے دفاع میں یہ کہتے ہوئے نہیں سنا جا سکتا کہ جنرل میٹنگ نہیں بلائی گئی تھی۔

کمپنی اور اس کے افسران سابقہ شرائط کو پورا کرنے کے پابند تھے، اگر وہ ایسا کر سکتے ہیں، تا کہ وہ اپنا فرض ادا کر سکیں۔ عائد کردہ ذمہ داریوں کو نبھانے کے لیے میٹنگ بلانا کم ضروری نہیں ہے۔ دفعہ 32 کیونکہ۔ 76 میٹنگ بلانے کی ذمہ داری پیدا کریں اور اس ذمہ داری کی خلاف ورزی پر آزادانہ جرمانہ عائد کریں۔ کے تحت ذمہ داری دفعہ 32 (5) اور دفعہ 133 (3) اس صورت میں خرچ کیا جائے گا جہاں افسر نے میٹنگ نہ ہونے میں غلط طریقے سے مدد کی ہو حالانکہ وہ اسی وقت اس کے دفعہ 76 کے تحت جرمانے کا بھی ذمہ دار ہوسکتا ہے۔

:ذیلی دفعہ(5)32 کوتاہی کے جاری رہنے کے دوران روزانہ جرمانہ عائد کرنے سے اس بات کی نشاندہی نہیں ہوتی ہے کہ کوتاہی میٹنگ ہونے تک انجام نہیں دیا گیا ہے۔کوتاہی ہوتا ہے۔اس دن سے اکیس دن کی میعاد ختم ہونے کے بعد جب میٹنگ ہونی چاہیے تھی۔

امپریٹر بمقابلہ دی پاینیر کلے اینڈ انڈسٹریل ورکس لمیٹڈ، آئی ایل آر 1948 بمبئی 86، کوئین بمقابلہ نیوٹن، 48(1879) قانون جے ریپ ایم سی 77 اور ڈورٹے بمقابلہ ساؤتھ افریکن سپرایرکشن لمیٹڈ، (1904)20 ٹی ایل آر 425، ممتاز کیا گیا۔

گبسن بمقابلہ بارٹن، (1875) ایل آر 10 کیو بی 329، ایڈمنڈز بمقابلہ فوسٹر، (1875) 45 لاء جے ریپ ایم سی 41 اور پارک بمقابلہ لاٹن،]1911[1 کے بی 588 ، منظور شدہ۔

ڈورٹے بمقابلہ ساؤتھ افریقی سپرایریشن لمیٹڈ، (1904) 20 ٹی ایل کے 425، قابل اطلاق نہیں۔

فوجداری اپیل کا عدالتی فیصلہ: فوجداری اپیل نمبر 93 اور 94 / 1958۔

چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ، بمبئی کے 15 اکتوبر 1955 کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہونے والی 1956 کی فوجداری اپیل نمبر 419 اور 420 میں سابق بمبئی ہائی کورٹ کے 9 اپریل 1956 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل، 1955 کے مقدمات نمبر 370 / نمبری ایس اور 371 / نمبری ایس میں۔

اپیل کنندہ کی طرف سے (دونوں اپیلوں میں) ہندوستان کے سالیسیٹر جنرل سی۔ کے۔ ڈیفٹوری، این۔ ایس۔ بندرا اور آر۔ ایچ۔ دھبر۔

ایس پی ورما، جواب دہندگان کے لیے نمبر 1، 2 اور 3 (دونوں اپیلوں میں)۔

اے این گوئل، مدعا علیہ نمبر 4 کے لیے (دونوں اپیلوں میں)۔

جواب دہندگان کے لیے نمبر 5 سے 7 (دونوں درخواستوں میں) این پی ناتھوانی، ایس این اینڈلی، جے بی دادا چنجی، رامیشور ناتھ اور پی ایل ووہرا۔

23 ستمبر 1960 عدالت کا فیصلہ سارکر جسٹس: کے ذریعے دیا گیا تھا جو ہرجی ملز لمیٹڈ کے ڈائریکٹر تھے۔

ان پر چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ، بمبئی کے سامنے کمپنیز ایکٹ 1913 کے تحت دو جرائم کے لیے مقدمہ چلایا گیا، جیسا کہ 1936 کے ایکٹ XXII کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی۔ پہلا

جرم یہ تھا کہ انہوں نے جان بوجھ کر سال 1953 کے لیے شیئر کیپٹل کا خلاصہ دائر کرنے میں ناکامی کا اختیار دیا اور اس طرح ذیلی دفعات (5) دفعہ 32 ایکٹ کا ارتقاب کیا کیونکہ، اس سیکشن کی ضروریات کو پورا کرنے میں کوتاہی کی۔ دوسرا جرم یہ تھا کہ وہ 31 مارچ 1953 کو بیلنس شیٹ اور منافع ونقصان کے کھاتے کو عام طور پر پورا کرنے میں کمپنی کے سامنے پیش کرنے میں ناکامی کے لیے جان بوجھ کر فریق تھے اور اس طرح اس کے تحت قابل سزا ہو گئے۔ دفعہ 133 (3) کے تقاضوں کی تعمیل میں کوتاہی کے لیے ایکٹ کا. 131 ہر جرم کے سلسلے میں الگ مقدمے کی سماعت ہوتی تھی۔

فاضل مجسٹریٹ نے پایا کہ متعلقہ سال میں کمپنی کی کوئی عام میٹنگ نہیں ہوئی تھی۔ امپریٹر بمقابلہ دی پائینیر کلے اینڈ انڈسٹریل ورکس لمیٹڈ (1) کے بعد انہوں نے جواب دہندگان کو بری کر دیا، اس خیال کے ساتھ کہ عام اجلاس ہونے تک کسی بھی سیکشن کے تحت کوئی جرم نہیں کیا جا سکتا۔ فاضل مجسٹریٹ نے حقائق پر مقدمات کی خوبیوں پر غور نہیں کیا۔ فاضل مجسٹریٹ کے احکامات کے خلاف بمبئی میں ہائی کورٹ میں اپیل کنندہ کی اپیلوں کو مختصر طور پر مسترد کر دیا گیا۔ اس نے اس عدالت کی طرف سے دی گئی خصوصی اجازت کے ساتھ بمبئی میں ہائی کورٹ کے فیصلوں سے موجودہ اپیلوں کو ترجیح دی ہے۔ اپیلیں ایک ساتھ سنی گئی ہیں اور دونوں کو اس فیصلے کے ذریعے نمٹا دیا گیا ہے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مدعا علیہ نمبر 7، این کے فیروزیا کو فاضل مجسٹریٹ نے خارج کر دیا تھا کیونکہ مقدمے میں یہ تسلیم کیا گیا تھا کہ وہ کسی بھی وقت کمپنی کا ڈائریکٹر نہیں تھا۔ اسے کچھ غلط فہمیوں کے ذریعے واضح طور پر موجودہ اپیلوں کا جوابدہ بنایا گیا ہے۔ اپیل کنندہ، ریاست بمبئی، اس کے خلاف کارروائی نہیں کرتا اور نہ ہی کر سکتا ہے۔ اس لیے مدعا علیہ فیروزیا کا نام اس اپیل کے ریکارڈ سے نکال دیا جانا چاہیے۔ (1) آئی۔ ایل۔ آر۔] 1948[بمبئی۔

مدعا علیہ نمبر 5، فتح چند جھنجھن والا کی موت اس وقت ہوئی جب یہ اپیل اس عدالت میں زیر التوا تھی۔ لہذا اپیل کا تعلق صرف باقی پانچ جواب دہندگان سے ہے۔

ذیلی دفعہ 32 (1) کی کسی کمپنی کو سال میں کم از کم ایک بار اپنے شیئر ہولڈرز کی فہرست بنانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ سال کے پہلے یا واحد عام اجلاس کی تاریخ کے مطابق۔ ذیلی دفعہ (2) کا تقاضہ ہے کہ فہرست میں ایک خلاصہ ہو جس میں مذکور مختلف تفصیلات کی وضاحت ہو۔ ذیلی دفعہ (3) میں کہا گیا ہے کہ فہرست اور خلاصہ سال میں پہلی یا واحد عام میٹنگ کے دن کے بعد کیس

دن کے اندر مکمل کیا جائے گا اور کمپنی فوری طور پر رجسٹرار کے ساتھ ایک ڈائریکٹر یا منیجر یا کمپنی کے سکریٹری کے سند کے ساتھ ایک کاپی دائر کرے گی کہ فہرست اور خلاصہ میں حقائق بیان کیے گئے ہیں جیسا کہ وہ مذکورہ دن تھے۔ ذیلی دفعہ (5) میں تعزیراتی شق شامل ہے، کہ "اگر کوئی کمپنی اس سیکشن کے تقاضوں کی تعمیل میں کوتاہی کرتی ہے، تو وہ ہر اس دن کے لیے پچاس روپے سے زیادہ کے جرمانے کا ذمہ دار ہوگا جس کے دوران کوتاہی جاری رہتا ہے، اور کمپنی کا ہر افسر جو جان بوجھ کر کوتاہی کی اجازت دیتا ہے یا اس کی اتھارٹی دیتا ہے، اسی طرح کے جرمانے کا ذمہ دار ہوگا"۔

جواب دہندگان کی جانب سے کہا جاتا ہے کہ جنرل میٹنگ ہونے تک سیکشن کے تقاضوں کی تعمیل میں کوئی کوتاہی نہیں ہے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ یہ سیکشن کی زبان سے ملتا ہے، کیونکہ اس میں میٹنگ کی تاریخ کے مطابق کچھ چیزوں کو فہرست اور خلاصہ میں بیان کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور ان کو میٹنگ کے ایک مخصوص وقت کے اندر داخل کرنے کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ لہذا، یہ کہا جاتا ہے کہ سیکشن میں کچھ چیزوں کو میٹنگ ہونے کے بعد ہی کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور میٹنگ ہونے تک ان چیزوں کو انجام دینے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے۔

1862 اور 1908 کے انگلش کمپنیز ایکٹ کی متعلقہ دفعات پر انگلینڈ میں ایک متضاد نظریہ اختیار کیا گیا ہے: گبسن بمقابلہ بارٹن (1)، ایڈمنڈز بمقابلہ فوسٹر (2) اور پارک بمقابلہ لاٹن (3) دیکھیں۔ ان معاملات میں یہ کہا گیا تھا کہ ایک شخص پر (1) (1875) ایل آر 10 کیو بی 329 کا الزام لگایا گیا تھا۔ (2) (1875) 45 قانون جے نمائندہ ایم۔ سی۔ 41۔ (3) [1911] کے بی 588۔

جرم الزام کے جواب کے طور پر اپنے کوتاہی پر انحصار نہیں کر سکتا تھا، اور اس لیے، اگر الزام عائد کیا گیا شخص جنرل میٹنگ نہ بلانے کا ذمہ دار تھا، تو اسے اس الزام کے دفاع میں یہ کہتے ہوئے نہیں سنا جا سکتا کہ جنرل میٹنگ نہیں بلائی گئی تھی۔ یہ بھی کہا گیا کہ کمپنی اور اس کے افسران پابند ہیں کہ اگر وہ ایسا کر سکتے ہیں تو اس شرط کو پورا کریں، تا کہ وہ اپنا فرض ادا کر سکیں۔ ہمیں لگتا ہے کہ یہ صحیح نظریہ ہے۔ اگر سیکشن کے تقاضوں کو پورا کرنے میں ناکامی کا الزام لگانے والا شخص میٹنگ بلا سکتا تھا، تو وہ صرف جان بوجھ کر میٹنگ نہ بلا کر سیکشن کی دفعات کو شکست نہیں دے سکتا۔ یہ سچ ہے

کہ یہ سچ ہے کہ دفعہ 76.ا یکٹ کے مطابق کمپنی کی جنرل میٹنگ ہر کیلنڈر سال میں کم

ازکم ایک بار ہونی چاہیے اور اگر کوئی کوتاہی کیا جاتا ہے تو کمپنی اور کمپنی کا ہر ڈائریکٹر یا منیجر جو جان بوجھ کر اور جان بوجھ کر کوتاہی کا فریق ہے وہ پانچ سو روپے سے زیادہ کے جرمانے کا ذمہ دار ہوگا۔ تاہم، ہماری رائے میں، یہ کہنے کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ کسی شخص پر فہرست اور خلاصہ دائر کرنے میں ناکامی کا الزام لگایا گیا ہے۔ دفعہ 32 جہاں میٹنگ نہیں ہوئی تھی، اس کے تحت ہی مقدمہ چلایا جا سکتا تھا۔ دفعہ 76 اور نہ کہ دفعہ 32 کے تحت اجلاس منعقد کرنے کی ذمہ داری عائد کرتی ہے اور اس ذمہ داری کو نبھانے میں ناکامی پر جرمانہ عائد کرتی ہے اس معاملے میں دفعہ 32 یہ ضروری ہے کہ میٹنگ کا انعقاد کیا جائے تاکہ اس سیکشن کی ضروریات کو پورا کیا جا سکے۔ عائد کردہ ذمہ داریوں کو نبھانے کے لیے میٹنگ بلانا بھی کم ضروری نہیں ہے۔ کیونکہ زیر دفعہ 76 میٹنگ بلانے کی ذمہ داری ہے جس کی خلاف ورزی پر آزادانہ جرمانہ عائد ہوتا ہے۔ دونوں دفعات مختلف معاملات سے نمٹتے ہیں اور دفعہ 76، دفعہ 32 میں مداخلت نہیں کرتا ہے۔ دفعہ .32 اس کی شرائط سے اخذ کیا جانا چاہیے: شرائط کے مختلف اثرات نہیں ہوسکتے یہ اس بات پر منحصر ہے کہ آیا کوئی قانون ہے جیسا کہ دفعہ 76 ایکٹ کے کسی دوسرے حصے میں ہے یا نہیں۔ بنا قانون جیسا کہ دفعہ 76 ہے کمپنی کا ایک مجرم افسر دفعہ 32 کو بے سود کرسکتا ہے، اور اس لیے، جیسا کہ پہلے ہی بیان کیا گیا ہے، یہ ذمہ داری دفعہ 32 کے تحت ہونی چاہیے۔ دفعہ 32 اس صورت میں عائد کیا جائے گا جہاں افسر نے میٹنگ نہ ہونے میں غلط طریقے سے مدد کی ہو۔ دفعہ 76 جیسا کہ قانون کی موجودگی میں نتیجہ مختلف نہیں ہوسکتا۔

نہ ہی ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ذیلی دفعہ 5 دفعہ 32 کوتاہی کے جاری رہنے کے دوران روزانہ جرمانہ عائد کرنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ میٹنگ ہونے تک کوتاہی کا ارتکاب نہیں کیا گیا ہے۔ تاکہ کوتاہی جاری رہ سکے اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ پہلے ہوگا۔ ہمارے خیال میں، یہ اس دن سے 21 دن کی میعاد ختم ہونے کے بعد ہوتا ہے جب میٹنگ سال کے اندر ہونی چاہیے تھی۔

جواب دہندگان نے کوئین بمقابلہ نیوٹن (1) کے معاملے کا حوالہ دیا جہاں یہ ثابت ہو گیا کہ جنرل میٹنگ نہیں ہوئی تھی، کوتاہی کے الزام میں افراد کو بری کر دیا گیا۔ تاہم یہ مقدمہ واضح طور پر ممتاز ہے،" کیونکہ فیصلہ اس بنیاد پر آگے بڑھا کہ سمن میں یہ الزام لگایا گیا تھا کہ کوتاہی جنرل میٹنگ کے بعد کیا گیا تھا، یہ ثابت کرنا ضروری ہو گیا کہ میٹنگ کب ہوئی تھی، اور ثبوت کی عدم موجودگی میں عدالت نے فیصلہ دیا کہ سمن کو درست طریقے سے مسترد کر دیا گیا

تھا۔"اس معاملے میں کاک برن، چیف جسٹس نے ایڈمنڈز بمقابلہ فوسٹر (2) میں فیصلے کی درستگی کے بارے میں کچھ شکوک وشبہات کا اظہار کیا۔ پارک بمقابلہ لاٹن (3) میں، تاہم، لارڈ الورسٹون نے کہا کہ وہ ان شکوک وشبہات کا اشتراک کرنے سے قاصر تھے، اوراس نظریے کے ساتھ، ہم متفق ہیں۔ہم یہ بھی شامل کر سکتے ہیں کہ اس طرح کے شکوک وشبہات کو ابھی تک کسی نے شیئر نہیں کیا ہے۔

ایک اور مقدمہ جس میں ہمیں جواب دہندگان کی جانب سے حوالہ دیا گیا تھا وہ ڈورٹے بمقابلہ ساؤتھ افریکن سپر ایریشن لمیٹڈ (4) تھا۔ وہاں ایک کمپنی کو اس معاملے میں فہرست اور خلاصہ داخل کرنے میں ناکامی پر مجرم قرار دیا گیا جہاں جنرل میٹنگ نہیں ہوئی تھی اور مخصوص دن تک روزانہ آئی ڈی اور آئی ڈی پر جرمانہ عائد کیا گیا تھا۔ اس کے بعد اس کے خلاف مزید سمن اسی کوتاہی کے سلسلے میں اس دن سے دوسرے دن تک مزید جرمانے کے لیے نکالے گئے۔ یہ مانا گیا کہ لفظ "کوتاہی" مطلوبہ کام کرنے کے لیے جان بوجھ کر اور مسلسل غفلت کا اشارہ کرتا ہے اور یہ کہ کمپنی (1) (1879) 48 قانون جے ریپ ایم سی 77 نہیں کر سکتی۔(3) (1911) 1 کے بی 588۔(2) (1875) 45 قانون جے نمائندہ ایم۔سی۔41۔(4) (1904) 20 ٹی۔ ایل۔آر 425۔

کسی ایسی غلطی کے لیے روزانہ جاری جرمانے کا ذمہ دار ہو جس کا ازالہ کرنا ناممکن تھا۔ رپورٹ میں دلائل اور نہ ہی فیصلے کی وضاحت کی گئی ہے اور یہ واضح نہیں ہے کہ فیصلہ کس بنیاد پر دیا گیا تھا۔ تاہم، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لارڈ الورسٹون ان ججوں میں سے ایک تھے جنہوں نے اس کیس کا فیصلہ کیا۔ پارک بمقابلہ لاٹن (1) میں، لارڈ الورسٹون نے خود ڈورٹے کے معاملے کے حوالے سے مشاہدہ کیا کہ وہاں، "عام اجلاس کے حوالے سے مدعا علیہ کے کوتاہی ہونے کا کوئی سوال نہیں تھا، اوراس لیے یہ فیصلہ کسی بھی طرح سے سابقہ حکام سے متصادم نہیں تھا۔" اس لیے ہمیں نہیں لگتا کہ ڈورٹے کا مقدمہ جواب دہندگان کی بالکل مدد کرتا ہے۔ یہ صرف پیشہ ورانہ عہدے کے لیے اختیار ہے کہ جاری روزانہ جرمانہ نہیں لگایا جائے گا جہاں، کوئی میٹنگ نہ ہونے کی وجہ سے، کوتاہی کا ازالہ کرنا ناممکن ہے: دیکھیں بکلیز کمپنی لا (13 ویں ایڈیشن)، صفحہ 311۔

دفعہ 131، ہم دیکھتے ہیں کہ اس میں کمپنی کے ڈائریکٹرز کو، ہر کیلنڈر سال میں کم از کم ایک بار، کمپنی کے بیلنس شیٹ اور کمپنی کے منافع ونقصان کے کھاتے کو عام طور پر پورا کرنے کے لیے کمپنی کے سامنے پیش کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ایس کی ذیلی دفعہ (3)۔133 کمپنی

اور اس کے ہر افسر کو جو جان بوجھ کر ذیلی دفعہ 3 زیر دفعہ 133 پر عمل درآمد میں کوتاہی کا فریق بناتا ہے۔ دفعہ 131 کی کوتاہی برتنے پر جرمانے کی سزا جو پانچ سو روپے تک ہوسکتی ہے۔

جیسا کہ دفعہ 32 کے معاملے میں اور انہی وجوہات کی بناء پر، یہاں بھی دفعہ 131 کی خلاف ورزی کے الزام کا کوئی دفاع نہیں ہے۔ یہ کہنا کہ میٹنگ نہیں بلائی گئی تھی۔

جہاں تک امپریٹر بمقابلہ پائنیر کلے اینڈ انڈسٹریل ورکس لمیٹڈ (2) کا تعلق ہے، جس پر درج ذیل عدالتوں نے فیصلہ دیا ہے کہ مدعا علیہان کو بری کیا جانا چاہیے، ہم دیکھتے ہیں کہ اس نے دفعہ 134 کمپنیز ایکٹ، 1913 اپنا توجہ لگایا۔ اس دفعہ کی زبان میں استعمال ہونے والی زبان سے کچھ حد دفعہ 32 اور 131 کی زبان سے مختلف ہے۔ دفعہ 134 (1) میں کہا گیا ہے، "بیلنس شیٹ اور منافع ونقصان کا حساب عام اجلاس میں کمپنی کے سامنے رکھے جانے کے بعد، اس کی تین کاپیاں رجسٹرار کے پاس جمع کرائی جائیں گی۔ اس سیکشن کی ذیلی دفعہ (4) دفعہ کی خلاف ورزی پر جرمانہ فراہم کرتی ہے۔ دفعہ ,134 ذیلی سیکشن میں موجود الفاظ سے ملتے جلتے الفاظ میں۔ ذیلی (5) دفعہ 132 کی زبان۔

(1) (1)] 1911 [1 کے بی 588۔ (2)] آئی۔ ایل۔ آر۔] 1948 [بوم۔ .86

اگر دفعہ 134 (1) کی زبان اس اصول کے بارے میں کوئی فرق پڑتا ہے جس کا اطلاق اس بات کا تعین کرنے میں کیا جائے کہ آیا اس کی خلاف ورزی ہوئی ہے یا نہیں جس کے بارے میں ہم اس معاملے میں کچھ نہیں کہتے ہیں۔ تب وہ معاملہ جواب دہندگان کے لیے کوئی مددگار نہیں ہوسکتا۔ اگر تاہم اس طرح کا کوئی فرق نہیں کیا جاسکتا، تو ہم سوچتے ہیں کہ اس کا صحیح فیصلہ نہیں کیا گیا تھا۔ ہم مشاہدہ کرتے ہیں کہ چھاگلا چیف جسٹس، جس نے اس معاملے میں عدالت کا فیصلہ سنایا، نے پارک بمقابلہ لاٹن (1) کے فیصلے کی درستگی پر سوال نہیں اٹھایا جس پر اسے عمل کرنے کو کہا گیا تھا۔ اس معاملے کے حوالے سے انہوں نے صرف اتنا کہا کہ جس سیکشن پر یہ تبدیل ہوا اس کی اسکیم اور شرائط دفعہ 134 کمپنیوں ایکٹ، 1913 سے مختلف ہے۔ ایسا ہو بھی سکتا ہے اور نہیں بھی۔ تاہم ان کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔ دفعہ 26 انگریزی کمپنیز ایکٹ، 1908، جس پر پارکر کا معاملہ مڑ گیا اور جس نے بظاہر کسی غلطی کے ذریعے چاگلا، سی جے نے دفعہ 36، اور دفعہ 32 انڈین کمپنیز ایکٹ 1913 کا حوالہ دیا، سوائے اس کے کہ انگریزی دفعہ میں خلاصہ کو بیلنس شیٹ کی شکل میں بیان شامل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے جس میں کچھ تفصیلات مذکور ہوتی ہیں، جبکہ ہمارے سیکشن میں اس کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارے

ایکٹ کے سیکشن 131 میں جنرل میٹنگ سے پہلے بیلنس شیٹ بچھانے کے بارے میں کچھ دفعات موجود ہیں۔ یہ شق 1936 کے ترمیم شدہ ایکٹ کے ذریعے ایکٹ میں شامل کی گئی تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ انگریزی سیکشن 26 کے تقاضوں میں سے ایک موجود نہیں ہے۔ دفعہ 32 ہمارے ایکٹ اور دفعہ 26 انگریزی ایکٹ میں کے درمیان کوئی مادی فرق پیدا نہیں کر سکتا۔ اگر یہ اصول کہ جرم کا الزام لگانے والا شخص الزام کے جواب کے طور پر اپنے کوتاہی پر بھروسہ نہیں کر سکتا، جیسا کہ ہم سمجھتے ہیں، درست ہے، اور جسے چیف جسٹس چھاگلا صاحب نے یہ کہتے ہوئے نہیں پایا کہ ایسا نہیں ہے، تو یہ اصول واضح طور پر لاگو ہوگا جب کسی شخص پر ہمارے ایکٹ کے دفعہ 32 کی خلاف ورزی کا عائد کیا جاتا ہے۔ .اس لیے ہم سمجھتے ہیں کہ اپیل کی اجازت دی جانی چاہیے۔ یہ مقدمہ اب اسکالرڈ پریذیڈنسی مجسٹریٹ کے پاس واپس جائے گا اور اس فیصلے میں بتائے گئے قانون کے مطابق قابلیت کے نوعت پر مقدمہ چلایا جائے گا۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔ مقدمہ واپس کیا گیا۔